اور شریف ہو چکے ہیں ؟ ۔اس لیے وہ جتنا چاہیں ایٹمی پروگرام طے کریں ۔جس قدر بھاری پانی مطلوب ہو اسے مہیا کیا جائے ۔ اور جب چاہیں ان ہتھیاروں کو آزمائیں ۔ امریکہ کو اسرائیل کی لبنان اور فلسطین میں عملاً دہشت گردی اور بھارت کی کشمیر میں کھلے عام انسانی حقوق کی خلاف ورزی بھی اسے نظر نہیں آتی ۔ کیا اس نے کبھی اسرائیل ۔بھارت اور دیگر ممالک کے خلاف وہ موقف اختیار کیا اور سخت لب ولہجہ میں بات کی جو اس وقت سیاسی بنیادوں پر شمالی کوریا ۔اور مذہبی تعصب میں پاکستان کے ساتھ کر رہا ہے اور عراق کے ساتھ کر چکا ہے ۔ اگر نہیں تو پھر بظاہر شمالی کوریا اور بباطن پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک کو اس انداز میں دھمکی دینا خود امریکہ کی دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے ۔

اگر امریکہ اور برطانیہ اور اس جیسے دوسرے شاطرین چاہتے ہیں کہ پوری دنیا کو ایٹمی اسلحہ سے پاک کیا جائے اور عدم پھیلاؤ کے فیصلہ کو موثر بنایا جائے تو سارے ممالک بشمول امریکہ ایک اجلاس میں اس پر دستخط کرے ۔اور جن ممالک کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں یا ان کے پروگرام ہیں انہیں بین الاقوامی ماہرین اور مبصرین کی موجودگی میں تباہ کیا جائے ۔ امریکہ بہادر اگر اپنے اس پروگرام میں مخلص ہے تو عملی طور پر سب سے پہلے اسے آگے بڑھنا چاہیئے اور اپنے فرزند دلپسند اسرائیل کے ایٹمی ہتھیاروں کو اپنے ہاتھ سے تباہ کرنا چاہیئے ہم سمجھتے ہیں کہ پھر کسی کو بھی اس پر عمل کرتے ہیں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں ہوگی ۔لیکن اگر امریکہ اپنے اور اپنے فرزند دلپسند کے ایٹمی پروگراموں کے خاتمہ میں کوئی دلچسپی نہیں لیتا تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے اس اعلان میں ہرگز ہرگز مخلص نہیں ۔ اسے خود دہشت گردی پیاری ہے ۔ یہ چاہتا ہے کہ پوری دنیا اس کی دہشت گردی کا شکار ہوتی رہے ۔ اسی کا نام NEW WORLD ORDER ہے ۔

(بقیہ صـ ۲۷ سے)

کو کہتے سنا ۔

سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا کَانَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ وَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ ۔ (بخاری ومسلم)	میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ جب کسی علاقے میں طاعون پھیل رہا ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے بھاگ کر نہ نکلو اور اگر سنو کہ وبا پھیلی ہوئی ہے اور تم اس کے علاوہ مقام پر ہو تو پھر اس علاقے میں نہ جاؤ ۔

يٰأيها الذين امنوا اتقوا الله
حق تقته ولا تموتن
الا وانتم مسلمون واعتصموا
بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

مولانا مفتی فضل الرحمن ہلال عثمانی

نیو ورلڈ آرڈر

فتنۂ دجالیت کا نقطۂ عروج

یہودیوں نے مسلمانوں کی مذہبی رواداری سے فائدہ اٹھا کر "مسلم اسپین" میں مضبوطی کے ساتھ اپنے قدم جمائے اور وہاں سے علم و دانش کے جو سوتے وسطی ملکوں کی جانب بہہ رہے تھے ان میں

۱۔ آزاد خیالی کے عنوان سے اخلاقی اور جنسی آوارگی کے جراثیم شامل کر کے یورپ کو اخلاقی طور پر کمزور کیا اور اس کے خاندانی نظام کو تہہ و بالا کر دیا۔

۲۔ اس کے علاوہ یہودیوں نے "اصلاح مذہب" کی تحریک میں "وسیع المشربی" کی افیم شامل کر کے پروٹسٹنٹ مذہب کی حمایت حاصل کی۔

۳۔ آزاد معیشت کے پرفریب نعرے کے ذریعے سودی کاروبار کی اجازت حاصل کر لی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے ذریعے پورے عیسائی یورپ کو اپنے معاشی شکنجے میں کس لیا۔

ان اقدامات کے نتیجے میں پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو — خاص طور پر پروٹسٹنٹ عیسائیوں کے عنصر "وہائٹ اینگلو سیکسن" کو اپنے سیاسی اور ملی عزائم کی تکمیل کے لیے آلۂ کار بنایا جس کے نتیجے میں ۱۹۱۷ء میں برطانیہ کے وزیر خارجہ بالفور کے اعلان کے ذریعہ فلسطین میں یہودیوں کی آبادکاری شروع ہوئی۔ ۱۹۴۸ء میں یو این او کے ذریعہ "اسرائیل" کا قیام عمل میں آیا۔

کیتھولک عیسائیوں نے بھی یہودیوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا اور پوپ کے ایک فرمان کے ذریعہ ساڑھے انیس سو سال کی تاریخ بدل کر "خدا کے صلبی بیٹے" کو سولی دینے کے جرم سے یہودیوں کو بری قرار دے دیا گیا۔ خبر آئی ہے کہ ویٹی کن (VATI CAN) نے اسرائیل کو تسلیم کر لیا ہے اور اس کا سفارت خانہ بہت جلد یروشلم میں قائم ہو جائے گا۔ کچھ دن پہلے اسرائیل کے وزیر اعظم اسحاق رابن نے واشنگٹن سے واپسی پر پاپائے اعظم سے ملاقات کی اور انہیں اسرائیل کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔

اس گٹھ جوڑ میں صیہونیت کو اصل "عامل" کی حیثیت حاصل ہے اور عالم عیسائیت اور عالم مغرب کی حیثیت معمول اور آلۂ کار کی ہے۔ امریکہ، برطانیہ، فرانس، یو این او، جی سیون یہ سب صیہونیت کے معمول اور